تہذیبی ہم آہنگی کا تصور: قرآن وسنت کی روشنی میں خصوصی مطالعہ

The Concept of Cultural Harmony: A Special Study in the Light of the Qur'an and Sunnah

Dr. Hafiz Moazzam Shah
Lecturer Department of Sharia
Allama Iqbal Open University Islamabad
Email: moazzum.shah@aiou.edu.pk

Abstract
If we try to examine human life, we come across two basic aspects of human life, one spiritual and the other material. At the same time, his height and weight increase. If this does not happen then it means that the person is not healthy. Methods are formulated in the same way that the methods are called civilization in the term of civilization, this civilization grows along with the development of man, so with the development of the human race many civilizations were born but they all Civilizations could not withstand the storm of time and became legendary, now there is only one civilization that will last forever in the world. This civilization left its deep imprint on the people of every school of thought. It only shows the way to good and warns against evil. But it does not impose, it does not allow its followers to discriminate against any human being because they are black, white, Arabic, non-Arabic, Iranian, African, Indian and Anglo-Indian. The name of this civilization is Islamic civilization. Here we will examine the case of the universal civilization of Islam in the court of time and see on what lines Syed Al-Safaat made the Islamic civilization universal.
Keywords: Universal Civilization, Concept Of Universal Civilization, Universal Civilization in the light of sirah, Universal Civilization and prophet Muhammad

تمہید وتعارف:

اگر ہم انسان کی زندگی کی معائنہ کرنے کی کوشش کریں تو ہمارے سامنے انسان کی زندگی کے دو بنیادی پہلو سامنے آتے ہیں جن میں ایک روحانی اور دوسرا مادی ہے، ان دونوں پہلوؤں کا برابر نمو پانا لازمی ہے، جس طرح ایک انسان کی عمر کے ساتھ ساتھ اس کا قد، وزن بڑھتا ہے اگر ایسا نہیں ہو رہا تو اس کا مطلب ہے کہ وہ انسان صحت مند نہیں ہے اسی انسان کی روحانی اور مادی زندگی کی نشو و نما کیلئے معاشرہ ترتیب پاتا ہے معاشرے میں لوگوں کے آپس میں ملنے جلنے اور آپس میں برتاؤ کے طور طریقے وضع ہوتے ہیں انہی طور طریقوں کو مدنیت کی اصطلاح میں تہذیب کہا جاتا ہے، یہ تہذیب انسان کی ترقی کے ساتھ ساتھ نمو پذیر ہوتی ہے، یوں تو نسل انسانی کی ترقی کے ساتھ ساتھ بہت سی تہذیبوں نے جنم لیا مگر وہ تمام تہذیبیں وقت کے طوفان کے سامنے نہ ٹھہر سکیں

اور قصہ پارینہ بن گئیں، اب ایک ہی تہذیب ہے جو دنیا میں تاحشر قائم و دائم رہے گی اس تہذیب نے ہر مکتبہ فکر کے لوگوں پر اپنے گہرے نقوش چھوڑے۔ یہ تہذیب اپنے ماننے والوں کو صرف اور صرف نیکی کی راہ دکھاتی ہے اور برائی سے ڈراتی ہے، یہ اپنے نظریات و خیالات اور عقائد کسی بھی گروہ، کسی بھی مذہب، کسی بھی جماعت پر نہیں تھوپتی، یہ اپنے ماننے والوں کو کسی انسان سے کالا، گورا، عربی، عجمی، ایرانی، افریقی، انڈین اور اینگلو انڈین ہونے کی وجہ سے کوئی امتیاز نہیں برتنے دیتی۔ اس تہذیب کا نام ہے اسلامی تہذیب۔ یہاں پر ہم اسلام کی عالمگیر تہذیب کے مقدمے کو وقت کی عدالت میں پرکھیں گے اور دیکھیں کہ سید الصفا ﷺ نے اسلامی تہذیب کو کن خطوط پر استوار فرما کر عالمگیر بنایا۔

تہذیب:

تہذیب کا لفظ عربی زبان میں "ھ، ذ، ب" سے مل کر بنا ہے جس کے معنی کانٹ چھانٹ کرنا، اصلاح کرنا، بہتر بنانا، سنوارنا، ترتیب دینا، کس چیز وغیرہ کو قرینے سے رکھنا، مثلاً درختوں کی فالتوں شاخوں کی قطع برید کرنا راہنمائی کرنا، کسی شے سے نقص کو پاک کر کے اصلاح کرنا وغیرہ ہے۔

تہذیب کا اصطلاحی مفہوم:

تہذیب کا لفظ اپنے اندر وسعت بے کراں لئے ہوئے ہے۔ تہذیب کا لفظ عموماً انسان کا زندگی گزارنا، رہنا سہنا اور لوگوں سے برتاؤ کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ اصطلاح کی رو سے کسی بھی قوم فرد، یا معاشرے کا زندگی گزارنے کے وہ بنیادی افکار و نظریات ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر وہ مخصوص طبقہ اپنی زندگی گزارتا ہے، تہذیب کے عمومی معنی انسانوں کے لئے طریق زندگی کے ہیں، گویا مجموعی طور پر طرز معاشرت کو تہذیب کا نام دیا گیا ہے۔، مثال کے طور پر ہندو ماتھے پر تلک لگاتے ہیں جب بھی کوئی آدمی ماتھے پر تلک لگائے ہوئے نظر آئے گا اس کو بغیر سوچے سمجھے ہندو تصور کیا جائے گا کیونکہ تلک لگانا ہندوؤں کی تہذیب ہے۔ گویا "تہذیب رکھ رکھاؤ، بول چال، افعال و کردار کے مجموعے کا نام ہے"

تمدن:

تمدن بھی تہذیب ہی کی ایک شاخ ہے۔ یہ لفظ 'مدن' مدینہ سے نکلا ہے جس کے معنی شہر کے ہیں تمدن کو شہر کے حوالے سے پہچاننا ضروری ہے، کیونکہ تمدن شہروں کے بغیر وجود میں نہیں آتا، گویا تمدن شہری طرز حیات و معاشرت و معیشت کا نام ہے۔ انسانی زندگی میں جن مادی اشیاء کی ضرورت پڑتی ہے وہ بعد میں تمدن کا روپ دھار لیتی ہیں مثلاً ضرورت کے تحت سکول کا بنانا، ہسپتالوں کا وجود میں آنا وغیرہ تمدن کا حصہ ہیں۔

تہذیب وتمدن میں فرق:

یوں تو تہذیب و تمدن لازم وملزوم ہیں۔ تہذیب کا تعلق نظریات سے ہے جبکہ تمدن کا تعلق اعمال سے ہے۔ مثلاً اگر ہم ایک گھر بنانا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے مکان بنانے کے بارے میں سوچیں گے جب مکان بن جائے گا تو وہ تمدن کا روپ دھارلے گا اور مکان کا بنانا یعنی اس کا نقشہ کیسا ہو گا، دروازہ کہاں ہو گا یہ تہذیب میں شامل ہے۔ لوگوں کا اُٹھنا بیٹھا، باتیں کرنا، شادی بیاہ کی رسوم وغیرہ معاشرے کے تہذیب و تمدن میں شامل ہیں، یہ کہنا بجا نہ ہو گا کہ تہذیب جڑ ہے اور تمدن اس کی شاخیں ہیں۔

تہذیب اور مذہب کا تعلق:

تہذیب اور مذہب کا باہمی تعلق بہت مضبوط اور وسیع ہے۔ مذہب ایک خاص مقصد حیات اور انداز فکر پیش کرتا ہے جو اس کے ماننے والوں کو ہر سرگرمی کیلئے ایک پلیٹ فارم مہیا کرتا ہے اور اسی پلیٹ فارم کو تہذیب کا نام دیا گیا ہے ویسے بھی انسان کے اعمال ہمیشہ کسی عقیدے یا ایمان کے تابع ہوتے ہیں اور یہی ایمان وعقیدہ تہذیب کو جنم دیتا ہے، مثال کے طور پر اگر ہمیں کوئی ایسا انسان ملتا ہے جس نے صلیب کا نشان لٹکایا ہو تو ہم اس کو عیسائیت کا پیروکار سمجھیں گے، اسی طرح اگر کوئی شخص اذان ہوتے ہی نماز کی طرف چل نکلتا ہے تو ہم اس کو مسلمان کہیں گے، المختصر تہذیب اور مذہب کا باہمی تعلق بہت گہرا اور مضبوط ہے۔

قبل از اسلام قدیم تہذیبیں:

جب پہلے انسان نے زمین پر قدم رکھا تھا تو تہذیب وتمدن نے آنکھ کھولی تھی اور پھر انسان کی نسل بڑھتی چلی گئی اور ہر علاقے کے انسانوں کی اپنی اپنی تہذیبیں جنم لیتی رہیں۔ اسلام سے پہلے کی تمام تہذیبیں ناپید ہو چکی ہیں یا روبہ زوال ہیں۔ ان میں سے چند ایک کے احوال مختصراً پیش خدمت ہیں:

یہودیت کی تہذیب:

یہودیوں کی کتاب تورات تحریف کا شکار ہے مگر پھر بھی ان کی تہذیب کا ذکر ضرور ملتا ہے۔ اس افراتفری کے دور میں ان کی تہذیب کے بے شمار اشارے ملتے ہیں جن کا مفصل ثبوت قرآن کریم میں موجود ہے۔ ان کی تہذیب وتمدن کے حوالے سے یہودیوں کی کتاب استشناء میں یوں درج ہے:

”اور جب خداوند تیرا خدا! اُنہیں تیرے حوالے کردے تو تُو انہیں
مار یو اور حرام کیجیو، تو ان سے کوئی عہد نہ کیجیو اور ان پر رحم نہ کیجیو،

تم ان کے مذبحوں کو ڈھادو، ان کی مقدس چیزوں کو لوٹ لو، ان کے
باغوں کو جلادو اور فتنہ وفساد برپا کر دو۔"[1]

بائیبل کے باب وشوع کے مطابق:

اور انہوں نے ان سب کو جو شہر میں تھے کیا مرد، کیا عورت، کیا جوان،
کیا بوڑھے، کیا بھیڑ، کیا گدھے سب کو تلوار کی دھار سے بالکل نیست و
نابود کر دیا، پھر انہوں نے اس شہر کو اور جو کچھ اس میں تھا سب کو آگ
سے پھونک دیا"۔[2]

دہشت گردی وخون خرابہ یہودیت کی تہذیب میں رچا بسا ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ جب بھی وہ کہیں فاتح بن کر گئے تو انہوں نے انسانیت کو شرما دینے والے کارنامے سر انجام دیئے شر وفساد کو ہوا دینا، بین الاقوامی دہشت گردی کی پشت پناہی کرنا یہودیوں کی تہذیب کا طرہ امتیاز رہا ہے۔ کیونکہ اسی شر وفساد میں ان کی بقا ہے۔ جبکہ اسلام کی تہذیب میں عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور غیر مقاتلین حتی کہ عین حملہ کے وقت بھی جو تلوار گرا دے اسے معاف کرنے کا حکم ہے۔

عیسائی تہذیب:

حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات زیادہ تر اخلاقی درستگی پر مشتمل تھیں، حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کے وقت عیسائیوں کا اخلاق تباہ ہو چکا تھا، آپؑ نے ان کی اخلاقی درستگی فرمائی، اور اپنی تہذیب وروایات کو اپنانے کا حکم دیا۔ آپؑ نے فرمایا "اگر کوئی تیرے داہنے گال پر تھپڑ مارے تو تُو دوسرا بھی آگے کر دے اگر کوئی نالش سے تیرا کرتہ مانگے تو اپنا چوغہ اسے دے دو"۔ گویا عیسائیت یہودیت کی تکمیل ہے، مسیحؑ نے ان کو نیک تعلیمات دیں مگر انہوں نے اپنے نبیؑ کی تعلیمات کو بھلا کر یہودیت کی تہذیب کو اپنا لیا اس طرح عیسائیت بھی تشدد پسند مذہب بن گیا۔ عیسائیوں نے یہودیوں کی تعلیمات پر ایمان لا کر دنیا پر حکومت کی ہوس کو ہوا دی اور اسی آمیزش نے ان کے مذہب کو دنیا کا سب سے دہشت ناک اور ظالم ترین مذہب بنا دیا۔[3]

ہندومت:

ہندو تہذیب کی بنیاد ہندو مذہب پر مبنی ہے، یہ تہذیب ذات پات، تعصب، چھوت چھات کے گورکھ دھندوں میں غرق ہے، ہندو مال جمع کرنے اور اپنی دولت کو عیش عشرت پر خرچ کرنے کے رسیا ہیں، رقص و موسیقی، ناچ

گاناان کے ہاں عبادت کا درجہ رکھتے ہیں،ہندووں کی مقدس کتب سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ہندووں کے مذہب میں اخلاقی قدروں کی کوئی غرض وغایت موجود نہیں، بلکہ مال و دولت کا طمع، قتل وغارت اور ہوس ملک گیری کیلئے تگ و دو ہندو قوم کی تہذیب کا حصہ ہے۔ ان کے ہاں غیر ہندووں پر مظالم ڈھاکر دشمن کا نام ونشان مٹانا جائز ہے بقول رگ وید:

> "اے اندر! ہم کو دولت دے جو دشمن کو جنگ میں اس طرح مغلوب کر دے جس طرح آسمان زمین پر غالب ہے ہمیں ایسی دولت عطا کر جو ہزاروں کا مال لائے، جو ذرخیز زمین فتح کرے اور جو دشمن کو شکست دے اور ہندو مخالف قوموں میں افراتفری پھیلا دے"[4]

منودھرم شاستر میں اس کے متعلق مذکور ہیں کہ:

> "اگر وہ (شودر) دوتیج کا نام اور انکی ذات کا نام لیکر توہین کرے تو دس انگلی لمبی لوہے کی گرم سلاخ اسکے حلق میں اتار دی جائے حقائق نے ثابت کیا کہ دشمنوں کے بارے میں ہندوؤں کے نظریات خوفناک اور ظالمانہ ہیں،ان کے مطابق اگر کوئی ہندو عورت بیوہ ہو جائے تو وہ دوسری شادی نہیں کر سکتی تاہم کسی غیر مرد سے تعلق قائم کر کے اولاد پیدا کر سکتی ہے۔ دین اسلام میں اس طرح کی تہذیب کی نفی کی گئی ہے، اسلام نے ذات پات کی نفی کر کے تمام انسانوں کو مساوات کی ایک لڑی میں پرو دیا، عورت کیلئے معاشرے میں باعزت مقام دیا اور مساوات و بھائی چارے کی فضا کو پیش کر کے معاشرے کو بھلائی کا درس دیا۔"[5]

بدھ مت تہذیب:

اس مذہب کو تبلیغی مذہب کہا جاتا ہے مگر اس مذہب کی سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ اس میں خدا اور آخرت کا تصور سرے سے موجود نہیں ہے۔ یہ دراصل ہندو مذہب کی تنگ نظری اور تشدد کے خلاف اعلان بغاوت ہے اور یوں اس کی اصلاحی شکل میں انسانی ہمدردی اور ترک دنیا کو قرار دیا گیا۔ لیکن جس مذہب میں خدا کا تصور ہی نہ ہو تو وہ

مذہب ہی نہیں ہو سکتا۔ ان کی زندگی تو صرف راہبانہ فلسفہ کے گرد گھومتی ہے لہذا یہ بات عیاں ہے کہ جہاں خدا نہیں وہاں اس مذہب کے ماننے والوں کی تہذیب و تمدن بھی قابل قبول نہیں ہو سکتی۔

مغربی تہذیب:

جدید عیسائیوں کا یہ نظریہ تھا کہ دین اور دنیا الگ الگ ہیں اور انہوں نے اس کو رائج کر دیا اور اس نظریے کا یہ نتیجہ نکلا کہ دنیاوی زندگی کو مسرت و لذت قرار دیا گیا اور اس مسرت نے ان کو فکر آخرت سے بے نیاز کر دیا ہے۔ ان کے نزدیک حضرت یسوعؑ تمام عیسائیوں کے گناہوں کو اٹھا کر سولی پر چڑھ گئے ہیں اور یوں ان کیلئے روز آخرت تک کسی سزا کا ڈر نہیں اب ان کو کھلی چھٹی ہے، ہر عورت بچہ اور جوان آزاد ہے۔ وہ جی چاہے تو اپنی بہن کو اپنی دلہن بنا لے یا پھر اپنی ماں کو اپنے بچے کی ماں بنا ڈالے۔ شراب و سوئر ان کے نزدیک حلال ہیں، ان کے نزدیک عیاشی ہی سب کچھ ہے ان کا کہنا ہے کہ ان کے نبی نے ان کے گناہوں کا کفارہ ادا کر دیا ہے، مغربی تہذیب کوئی ایک تہذیب نہیں بلکہ یہ تو بہت سی فرسودہ تہذیبوں سے من پسند چیزوں کا ملغوبہ ہے۔

تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خود کشی کرے گی جو شاخ نازک پر آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہو گا[6]

ان باطل تہذیبوں کے پجاریوں نے عیش پرستی اور بے حیائی کو اپنایا تو اخلاقی تباہی ان کا مقدر بن گئی کیونکہ وہ اپنی بنیادوں سے ہٹ چکے تھے یہی وجہ ہے کہ شافع یوم قرار ﷺ کی قیادت میں عرب کے لوگوں نے ایک نئی تہذیب کا علم بلند کیا تو یہ جھوٹی تہذیبیں ختم ہو گئیں، اسلامی تہذیب تھوڑے عرصے میں خاور سے باختر تک پہنچ گئی، ایک مسلمان خلیفہ کے دور میں اسلامی حکومت اتنی وسیع تھی کہ اس نے بادل کو دیکھ کر کہا تھا کہ اے بادل! تو جہاں چاہے برس تیری بارش کے پانی کی خوشحالی مجھے ہی ملی گی۔

اسلامی تہذیب:

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ہر قوم کی تہذیب اس کے مذہب کی سچی روایات کے ساتھ نتھی ہے۔ سرحدوں کے جغرافیائی حالات اس پر اثر انداز نہیں ہوتے، ہر وہ قوم جس کا اپنے مذہب کے ساتھ کچھ نہ کچھ تعلق ہو تو وہ قوم بلندی کی منازل طے کرتی ہے۔ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو اپنے اصل ماخذ قرآن کریم سے جڑے رہنے کا حکم دیا ہے اگر تم اس کے عامل بنو گے تو گمراہ نہ ہو گے۔

مسلمانوں کی جداگانہ تہذیب قرآن کریم پر انحصار کرتی ہے اس لئے اس تہذیب کا ہر دوسری تہذیب پر اثر ہونا ایک لازمی امر ہے جو بھی اس الہامی تہذیب کے دائرے کے نزدیک آتا اسی کا ہو کر رہ جاتا ہے کیونکہ اس تہذیب میں کسی سے نفرت کرنے کا درس موجود نہیں۔ ایک مغربی مفکر رابرٹ بریفالٹ نے کہا کہ اگر کوئی تہذیب

مغربی تہذیب و تمدن کو پچھاڑ سکتی ہے تو وہ صرف اسلامی تہذیب و تمدن ہے، یہ تہذیب علم و اخلاق کے زیور سے آراستہ ہے۔[7]

اسلامی تہذیب کا آغاز داعی اسلام صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی بعثت کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔ لا الہ الا اللہ وہ بنیادی کلمہ ہے جس پر اسلامی تہذیب کی عمارت استوار ہوئی ہے اسلام نے مسلمانوں کے طریق زندگی میں اس حد تک تبدیلی پیدا کر دی کہ اس کا آغاز کلمہ طیبہ سے ہوا تو عروج روحانی وجسمانی طہارت و پاکیزگی پر۔[8]

اسلامی تہذیب کے دائرے:

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اسلامی تہذیب ایک عالمگیر تہذیب ہے اور دنیا میں عالمگیریت کا درس دیتی ہے یہ انفرادیت کو چھوڑ کر اجتماعیت پر زیادہ توجہ دیتی ہے اس کی بنیادیں براہ راست اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تابع ہیں، قرآن مجید منبع رشد و ہدائت و عالمگیر ضابطہ حیات ہے، اس میں ہر انسان کیلئے فلاح و کامرانی کا درس موجود ہے، اسلامی تہذیب کی بنیادیں مندرجہ ذیل ستونوں پر استوار ہیں:

(۱): اللہ کریم کی واحدانیت پر ایمان لانا۔ (۲): اللہ کے فرشتوں پر ایمان لانا۔ (۳): اللہ کریم کی طرف سے انسانیت کی فلاح و بہبود کیلئے بھیجے گئے نبیوں۔ (۴): اور ان پر بھیجی گئی کتب پر ایمان لانا۔ (۵): قیامت کے دن پر ایمان کے ساتھ ساتھ اچھی اور بری تقدیر پر بھی ایمان لانا لازمی ہے۔

اسلامی تہذیب کے عناصر:

ہر انسانی تہذیب کا کوئی نہ کوئی عقیدہ ہوتا ہے، اس کیلئے ایمان کی اصطلاح قائم کی گئی ہے، اسلام کے علاوہ دیگر تہذیبوں میں اوہام باطلہ کی ایک کثیر تعداد ایمان میں شامل ہے، ایسے ایمان میں قوم پرستی شخصیت پرستی، قانون پرستی، علم پرستی، نفس پرستی وغیرہ بھی شامل ہیں، اسلام میں ایمان بنیادی طور پر مندرجہ ذیل پانچ عقائد کو دل وجان سے قبول کرنے پر قائم ہے:

(۱): کلمہ (۲): نماز (۳): روزہ (۴): زکوٰۃ (۵): حج

اسلامی نظریہ تہذیب وتمدن:

لفظ اسلام کے معنی حروف تہجی کے لحاظ سے درج ذیل ہیں۔

الف۔ اللہ تعالیٰ   س۔ سلامتی   ل۔ لوگ

الف۔ اجتماعیت و عالمگیریت   م۔ محبت و آشتی

ایسا مذہب جس میں تمام انسان اجتماعی طور پر آپس میں مل کر رہتے ہیں اور ایک اللہ کریم کی واحدانیت کو تسلیم کرتے ہوئے امن وسلامتی وبھائی چارے کی فضا کو قائم کرتے ہیں اس مذہب کی سرحدیں کسی ایک مکتبہ فکر کیلئے نہیں بلکہ اس کی سرحدیں تو عالمگیر معاشرے کے قیام کیلئے کھلی رہتی ہیں قرآن کریم فرماتا ہے:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ[9]

بے شک اہل ایمان آپس میں بھائی بھائی ہیں سو تم اپنے بھائیوں میں
اصلاح کروادیا کرو۔

اسلامی تہذیب ہی عالمگیر تہذیب کیوں؟

اسلامی تہذیب قرآن کے چند بنیادی عقائد پر عمل کرنے سے سامنے آتی ہے، اس تہذیب کا مرکز و محور اسلام ہے، ابتدا میں ہر تہذیب اپنے مذہب کے ساتھ منسلک جس پر علاقہ اور ماحول اثر انداز ہوتا ہے مگر اس کا اصل ماخذ اس کا دین ہی رہتا ہے، ہر تہذیب اپنے مذہبی اصولوں سے انحراف نہیں کر سکتی، بلکہ یہ ان کے زیر اثر ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر عورت کا لباس بنیادی طور پر حیا و پردہ داری پر مبنی ہوتا ہے جبکہ مسلمان خاتون اس حیا اور پردے کا اہتمام کرتی ہے جبکہ غیر مذہب کی خاتون اس پردے کا خیال نہیں رکھتی، اور اگر ایک غیر مسلم خاتون مسلمانوں کے ماحول میں آجاتی ہے تو وہ خواہ اسلام کو قبول بھی نہ کرے مگر اسلام کی تہذیب اس پر اثر ضرور ڈالے گی۔ اسلام کی عالمگیر تہذیب کے زریں اصول یوں ہیں:

توحید الٰہی:

اسلامی تہذیب کی بنیاد توحید پر ایمان ہے، اسلام کی تمام عمارت توحید کے مضبوط پتھر پر کھڑی ہے، توحید کا مطلب یہ ہے کہ اس تمام کائنات کا بنانے والا ایک ہی ہے اس کی ذات وصفات میں کوئی شریک نہیں، ہر جگہ پر اس کا حکم چلتا ہے اسی کی اطاعت واجب ہے، نفع ونقصان اسی کے ہاتھ میں ہے، یہاں شرک کو کوئی مقام حاصل نہیں، جن چیزوں سے اس نے منع فرمایا ہے ان سے رکنا ہر کسی پر فرض ہے اور اللہ کریم کی یہ عالمگیر حیثیت کسی کو حاصل نہیں اور اس کی وضع کردہ تہذیب بھی عالمگیر تہذیب ہے۔

اطاعت وعبادت:

انسانی زندگی کا مقصد صرف اللہ کریم کی عبادت واطاعت ہے، بندگی کے بغیر زندگی شرمندگی بن جاتی ہے، اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں یوں فرماتے ہیں:۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ[10]

اور میں نے جن و انس کو صرف اسی لئے پیدا فرمایا کہ وہ میری عبادت کریں۔

اسلام نے زندگی گزارنے کیلئے جو راہیں مرتب فرمائی ہیں ان میں اس بات کی قطعی گنجائش نہیں کہ کوئی بشر ان قوانین کو پس پشت ڈال کر زندگی گزارے۔ اللہ کریم نے دنیا میں بڑی کشش رکھی ہے مگر اپنی اطاعت میں عظیم انعامات بھی، کعبہ اعظم ﷺ کا معمول تھا کہ صبر اقوام ﷺ ہر وہ کام کرتے تھے جس کا اللہ کریم کی طرف سے حکم ملتا تھا کیونکہ اسی میں اللہ کریم کی بندگی پنہاں ہے۔

عظمت انسان......شرف انسانیت:

باطل ادیان کی تہذیبوں کی سب سے بری خرابی یہ تھی کہ وہ کسی بھی کمزور انسان کو عزت و توقیر دینے کیلئے تیار نہ تھے۔ وہ صرف طاقتور اور حاکم لوگوں کو عزت کے حق دار تصور کرتے تھے، ہندو تہذیب ذات پات، چھوت چھات کی قائل ہے، عیسائیت میں انسان کو پیدائشی گناہ گار تصور کیا جاتا ہے، یہودی صرف اپنے مذہب کے پجاریوں کو افضل تصور کرتے ہیں جبکہ اسلام میں افضل وہ ہے جو متقی اور پرہیز گار ہے۔ آیہ محکم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے بہترین انسان وہ ہے جو دوسروں کیلئے اچھا ہے۔

دین و دنیا کا حسین امتزاج:

اسلامی تہذیب ایک ایسی تہذیب ہے جس میں زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا جاتا ہے، دوسری تمام تہذیبوں میں صرف زندگی کے ایک آدھ شعبے کو شامل کیا جاتا ہے جیسے یہودیت رہبانیت کی قائل ہے، ایک تہذیب میں مرد و عورت شادی نہیں کرتے ساری عمر تنہائی میں گزار دیتے ہیں جبکہ اسلام میں ایسا نہیں ہے، بلکہ یہاں تو دین اور دنیا کا ایک حسین امتزاج موجود ہے۔ اللہ کریم قرآن حکیم میں یوں فرماتے ہیں:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ[11]

اے ہمارے پرودگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت کی بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

وارث زمزم ﷺ نے اسلامی تہذیب کی بنیاد قرآن کے عالمگیر اصولوں کو سامنے رکھ کر مرتب فرمائی ہے جس میں دین اور دنیا کا حسین امتزاج موجود ہے۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر:

اسلامی نظام زندگی کا طرہ امتیاز یہ ہے کہ اس میں نیکیاں پھیلتی ہیں اور برائیاں سکڑتی ہیں اور پھر وہ وقت بھی آتا ہے جب برائیاں ختم ہو جاتی ہیں، نیکیوں سے پیار کرنا، برائیوں سے بچنے کیلئے اللہ کریم نے اس مذہب کو پسند فرمایا، اس لئے یہ امت خیر اُمت کے بلند خطاب سے نوازی گئی قرآن فرماتا ہے :

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ[12]

نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ و بغاوت کے کاموں میں کسی ے تعاون نہ کر۔

دوسرے مقام پر اللہ کریم یوں فرماتے ہیں:

وَلْتَكُنْ مِنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ.[13]

تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔

اسلامی تہذیب و تمدن میں اتنی جامع اور وسیع عالمگیریت موجود ہے کہ کوئی دوسری تہذیب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی، یہاں رنگ ونسل کا امتیاز بے معنی ہے، اس کا نظام عدل اتنا منہ زور ہے کہ خلیفہ بھی اس کی دسترس سے بھاگ نہیں سکتا کیونکہ یہاں انسان کے ضمیروں کو ان کا محافظ بنا کر کھڑا کیا جاتا ہے۔

امن عالم کی خواہش:

اسلامی تہذیب میں عالمگیر امن کی ضمانت موجود ہے کیونکہ یہ توحید کے بنیادی اصولوں پر کام کرتی ہے، جب تمام لوگ ایک ہی رب کی عبادت کریں گے تو ان میں ذاتی مخاصمت اور حسد نام کی بیماریاں خود بخود مٹ جائیں گی، کیونکہ اس میں اتحاد، ایمان، تنظیم اور بھائی چارے کا پیغام محبت موجود ہے۔ دنیا میں امن قائم کرنے کے صرف دو ہی طریقے ہیں کہ اسلام کے پیغام اخوت ورواداری کو عام کیا جائے اور دوسروں سے دشمنی کے عنصر کو جگہ نہ دی جائے۔ اللہ کریم نے اپنے مخزن کائینات ﷺ کو فرمایا کہ اگر دشمنان اسلام صلح پر آمادہ ہوں تو منبع فیوضات ﷺ بھی صلح ہی کو اختیار کریں۔ سید کائنات ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کسی پر فتح پالو تو اس کے ساتھ نیک سلوک کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نیکی کا حکم دیتا ہے۔

ہمہ گیر تہذیب:

خلاصہ موجودات ﷺ نے جس تہذیب کی بنیاد رکھی وہ تہذیب ہر مکتبہ فکر اور ہر عمر کے انسانوں کیلئے بہترین اور قابل عمل راہ مدن ہے، گروہ بندی، انتشار اور منافقت کی اس میں ہر گز جگہ نہیں۔ باعث تخلیق کائنات ﷺ خود فخر موجودات ﷺ کے جیالے اسلام کے متوالے اپنے ساتھیوں میں اس طرح گھل مل کر بیٹھ جاتے تھے کہ باہر سے آنے والا کوئی بھی فرد صاحب المحشر ﷺ کو پہچان نہیں سکتا تھا۔ خلیفہ عمر فاروقؓ کو روم سے ملنے کیلئے ایک سفیر آیا تو وہ آپؓ کو پہچان نہ سکا کہ عمر جن کے فاقہ مست سپاہیوں کے سامنے دنیا کی طاقتور قوموں کے لشکر سہم جاتے ہیں وہ عمرؓ تن تنہا عام لوگوں کی طرح مسجد کے فرش پر لیٹا سو رہا ہے۔ ان اللہ کے قلندروں نے جو تہذیب مرتب کی اس کی ایک بھی شق کو دور حاضر کی مہذب دنیا اپنی کسی بھی لیبارٹی غلط ثابت نہ کر سکی۔ محمود اور ایاز ایک ہی برتن میں بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں یہی اسی تہذیب کی عالمگیریت ہے۔

اسلامی تہذیب کی مذہبی ہم آہنگی

اللہ تعالیٰ کی صفت:

اس امر کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ مذہب اسلام اپنے نظریات وعقائد دوسروں پر زبردستی ٹھونسنے کی اجازت نہیں دیتا بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے نیکی اور بدی دونوں ہی انسان کو دکھا دیں اور اس کے بعد اس پر چھوڑ دیا کہ وہ جو راہ چاہے اختیار کرلے، حکم ہے: ھدیناہ النجدین۔ اما شاکرا واما کفورا "ہم نے انسان کو دونوں راہیں سمجھا دیں، پس چاہے تو شکر کرتے ہوئے نیکی کی راہ اختیار کرے اور چاہے تو ناشکری کرتے ہوئے بدی کی راہ اختیار کرے، دوسرے مقام پر فرمایا:

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّى يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ[14]

"اور اگر تیرا پروردگار چاہتا تو سارے اہل زمین ایمان لے آئے ہوتے۔ سب ایمان لے آتے، پھر کیا تو لوگوں کو مجبور کرے گا کہ وہ مؤمن ہو جائیں"

ان احکامات کی روشنی میں یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ اسلامی تہذیب محض فرد واحد کیلئے نہیں بلکہ یہ تو پوری مخلوق کے لئے ہے۔

رسول خدا ﷺ کی صفت:

رسول اللہ ﷺ کا عدل و قضا کے بارے میں ارشاد ربانی ہے:

وَمَا جَعَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا۔[15]

اے پیغمبر! ہم نے سید الثقلین ﷺ کو ان پر پاسبان بنا کر نہیں بھیجا۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

وما علیک الا البلاغ

یعنی آپ کا کام تو صرف حق پہنچادینا ہے

وَأَطِيعُواْ اللہَ وَأَطِيعُواْ الرَّسُولَ وَاحْذَرُواْ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُواْ أَنَّمَا

عَلَى رَسُولِنَا الْبَلاَغُ الْمُبِينُ۔[16]

اور مسلمانوں کو بھی یہی حکم ہے کہ وہ وسعت ظرفی اور رواداری کی

مثال پیش کریں جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ۔[17]

ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ وہ ان لوگوں کو معاف کر دیا کریں جو

(مؤاخذہ کے) دنوں پر ایمان نہیں رکھتے۔

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ[18]

یہ لوگ اللہ کے سوا جن معبودوں کو پکارتے ہیں انہیں گالی نہ دو مبادا وہ

بغیر علم کے اللہ تعالی کو گالی دینے لگیں"۔

سرور کونین ﷺ کو کسی انسان نے نفرت نہ تھی بلکہ فخر کون و مکان ﷺ کو ہر انسان سے محبت تھی۔

تہذیبی ہم آہنگی کا غلط تصور:

اسلام دوسروں تک اپنے مذہب و نظریات کو صحیح صحیح پہنچاتا ہے لیکن انہیں قبول کرنے پر مجبور نہیں کرتا، اس سے مراد ہرگز یہ نہیں کہ مخالفینِ اسلام کے ساتھ دوستی کی پینگیں بڑھائی جائیں اور اپنی راز کی محفلوں اور مجلسوں میں انہیں شامل کر لیا جائے، کیونکہ کفار سے قلبی دوستی حرام ہے، کیونکہ کفر و اسلام اکٹھے نہیں ہو سکتے بلکہ اس سے کفر الٹانا جائز فائدہ اٹھائے گا اور تمہیں نقصان پہنچانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھے گا ارشاری باری تعالیٰ ہے کہ:

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ[19]

"بیشک تمہارے لئے ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے رویہ میں ایک نمونہ ہے۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہ کہا کہ ہم تم سے بھی بیزار ہیں اور جن کی تم عبادت کرتے ہو اللہ کے سوا، ان سے بھی بیزار ہیں۔ ہم تمہارا انکار کرتے ہیں، ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لئے دشمنی اور عداوت کا آغاز ہو چکا ہے جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لے آؤ"۔

اسلامی تہذیب دوسری تہذیبوں سے وسعت ظرفی سے پیش آنے کا درس دیتا ہے مگر اس حد تک بھی نہیں کہ ان کو رازدار بنالیا جائے۔

عالمگیر تہذیب کی تباہی کے اسباب:

عالم انسانیت کو امن وسکون و بھائی چارے کا گہوارہ بنانے کا عظیم ترین مقصد لانے والے دولت توحید ﷺ نے معاشرے کے قیام کے اساسی مرحلوں میں خود کن جان گسل مراحل اور مشکلات و مصائب کا سامنا کیا، صاحب العلی ﷺ نے معاشرے میں حکم خداوندی کی بجاآوری میں سب کچھ برداشت کیا، انسانی معاشرے میں بگاڑ غیر اللہ کے پجاریوں کی ہٹ دھرمی اور دولت و اقتدار کی ہوس نے پیدا کیا، دولت کی گردش چند ہاتھوں میں ہونے کے سبب امیر و غریب کا فرق نمایاں تر ہو جاتا ہے ایک طبقہ عیش و عشرت میں مشغول دوسرا پیٹ پر پتھر باندھنے پر مجبور، اسی منحوس شے نے قوم پرستی اور فرقہ بندی کے رواج کو عام کرڈالا۔ اسلام نے حکم دیا کسی عربی کو عجمی پر، کالے کو گورے پر، امیر کو غریب پر کوئی سبقت نہیں! لیکن ایرنیوں کو اپنے گورے رنگ پر اتنا ناز کہ ہمیں کوا کہتے ہیں عرب اپنی زبان پر اتنا گھمنڈ کرتے ہیں کہ غیر عرب کو عجمی (گونگا) تصور کرتے ہیں اہل مغرب کو اپنی ذہانت، فطانت اور دولت پر اتنا غرور کہ مشرقی لوگوں کو پاگل خیال کرتے ہیں جبکہ اسلامی تہذیب میں اس کی کوئی گنجائش نہیں۔

باطل تہذیبوں کے پروردہ دیگر مذاہب کے ساتھ غیر مساویانہ رویہ اور ظلم وستم کا سلوک روا رکھتے ہیں ان کے مفعول مظلوم بغاوت کے موجد ٹھہرتے ہیں اور یوں معاشرے میں تہذیب کا توازن بگڑ جاتا ہے، بھائی چارے کی

فضا آلودہ ہوتی ہے، اور عالمی دہشت گرد فلاحی تہذیب وتمدن کو اٹھا کر دجلہ کی لہروں کی نظر کر کے معاشرتی امن و سکون کے بخیے ادھیڑ دیتے ہیں، عہد نبوی ﷺ کے آغاز سے اول مختلف مذاہب کے پیروکار مذہبی تعصب اور فرقہ پرستی کے رجحانات میں غرق تھے، مخالفت عروج پر تھی، مخالف فرقے کو قطعاً غلط تصور کیا جاتا تھا۔ رومی حکمران قسطنطین کا حکم تھا کہ جو یہودی مذہب چھوڑ کر عیسائی مذہب میں داخل ہو گا اسے زندہ جلا دیا جائے گا۔ آر یوسی، اثاثاشیوثی نے فرقہ واریت کو عروج دیا اور نجران نے عیسائیوں کو خندق میں جلایا۔ ہندوؤں نے شودروں پر ظلم تمام کئے ان کی پیروی کرتے ہوئے مسلمانوں نے بھی شیعہ، سنی، وہابی، دیوبندی اور بریلوی کہلوانے میں فخر محسوس کیا اور یوں اسلامی تہذیب وتمدن سے روگردانی نے بھی اسلامی تہذیب کی عالمگیریت پر سخت وار کئے۔[20]

مختصر اًجب اسلام جزیرہ نما عرب کا مذہب بن گیا تو مختلف قبائل میں نسلوں سے چلی آنے والی جنگوں کا خاتمہ ہو گیا۔ تاریخ میں پہلی عربوں نے سکھ کا سانس لیا، طلوع اسلام سے قبل عربوں کی بہت بری حالت تھی، زناکاری، فحاشی وبدکاری عام تھی ایک آدمی ایک وقت میں لاتعداد بیویاں رکھ سکتا تھا، عورتوں کا مقام بہت ہی برا تھا، غربا کو ڈھور ڈنگروں کی طرح فروخت کیا جاتا تھا۔ عرب کی تاریخ سے اس وقت کی دنیا ناواقف تھی مگر جو نہی خیر البشر ﷺ نے اپنی نبوت کا اعلان فرمایا تو جاہل عربوں کی طرح بدل کر رکھ دی۔ اظہر الناس ﷺ نے تمام قبائل کو متحد کیا قبائلی جنگوں وبدامنی کو روکا اور پیشین گوئی فرمائی کہ ایک وقت آئے گا جب ایک عورت صنعا سے تن تنہا مدینہ منورہ تک کا سفر کرے گی۔ دلیل سبل ﷺ نے غلامی کی جڑیں کاٹ دیں عورتوں کو قابل صد تکریم مقام عطا کیا۔

محبوب خالق کونین ﷺ وہ پہلے انسان تھے جنہوں نے سماجی اونچ نیچ کو ختم کیا ان اکرمکم عنداللہ اتقکم کا درس دیا، سماج کے فرسودہ بندھنوں کو توڑ کر ایک عالمگیر تہذیب کو متعارف فرمایا۔ اعظم الناس ﷺ نے لوگوں کو دولت، ذات پات، رنگ ونسل، کالے گورے اور حسب ونسب کی بندشوں سے آزاد کیا اور یہ اعلان فرمایا کہ اسلام تمہارے چہروں، اجسام اور قبیلوں کو نہیں دیکھتا بلکہ یہ تو تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔ سیاسی اعتبار سے اشکر الشاکرین ﷺ نے لوگوں کو مساوی حقوق عطا فرمائے۔ محسن انسانیت ﷺ نے دنیا کو فطری اصولوں پر مبنی انسانی قوانین کا نظام عطا کیا۔ صاحب خیر ومقسم ﷺ کا انسانیت پر سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ شمع سبل ﷺ نے اس دنیا کو ایک ایسا انقلاب انگیز، حیات بخش عہد آفرین اور معجزہ نما تہذیب کا مالک بنایا۔

اختتامیہ:

آج بھی اگر ہم اسلام، اسلامی تہذیب کو اپنالیں۔ اسلام پر کیچڑ اچھالنے کے بجائے پورا عالم اسلامی دروس عالیہ یعنی محبت واخوت وہمدردی کے سنگ میل عبور کرتے جائیں اور جور وستم کے سنگ گراں کو آہنی قدموں تلے

روند ڈالیں تو یہ کرۂ خاکی جنت کدہ بن جائیگا۔ آج بھی دریائے نیل مسلمانوں کے خط سے طغیانیاں بکھیرنا چاہتا ہے کیونکہ راحت عاصیاں ﷺ نے جس عالمگیر تہذیب کا تصور پیش کیا تھا وہ آج بھی اسی طرح قابل فہم و عمل ہے جس طرح پہلے تھا اس تہذیب کو عام کرنے کیلئے فقط ایک بے باک قیادت کی ضرورت ہے:

تیری خاک میں ہے اگر شرر تو خیال فقر و غنا نہ کر　　　　کہ جہاں میں نان شعیر پر ہے مدار قوت حیدری۔[21]

حوالہ جات

[1]۔ کتاب مقدس، استثناء، باب 5: مخلوق سے رحم: فرینڈز پبلشرز کراچی، ص ۲۱۱۔

Kitab-E-Muqadas, Istisna,Bab:5, Makhlooq Sy Raham: Friends Publishers, Karachi.p:211

[2]۔ کتاب مقدس، استثناء، وشوع، باب۔۶ آیات: ۲۲ تا ۴۲

Kitab-E-Muqadus, Istisna, Wosho.Bab:6,Ayat:22 Ta 42

[3]۔ بریٹینڈر سل ان پیراڈائیز آف آئیڈلنس، پیشہ اخبار اردو بازار لاہور، ۱۹۹۸ء، ص ۸۰۱۔

Baretender Sal In Paradise Of Idealans, Paisha Akhbar Urdu Bazar, Lahore,1998.p:801

[4]۔ رگ وید۔ باب ۴، اشلوک ۲،۱۔

Rag Ved-Bab:4-Ashlook:1,2.

[5]۔ منودھرم شاستر۔ باب ۷، اشلوک ۱۷۔

Manu Dharam Shastar-Bab:7-Ashlook17.

[6]۔ کلیات اقبال، نظم کا نام: ۱۳، شفیق ناز، الحمراء پبلشنگ ہاوس اسلام آباد، ۲۰۰۴ء، ص ۳۵۷۔

Kuliyat-E-Iqbal, Nazam Ka Naam:13, Shafiq Naz, Alhamra Publishing House Islamabad,2004.p:357

[7]۔ رابرٹ بریفالٹ، تشکیل انسانیت۔ فیروز سنز لاہور، ۲۰۰۳ء، ص ۲۴۔

Robert Brefalt, Tashkeel-E-Insaniyat, Feroz Sons, Lahore,2003.p:24

[8]۔ محمود، قاسم، اسلامی انسائیکلوپیڈیا، الفیصل ناشران و تاجران، کراچی، ۱۹۹۲ء، باب اسلامی تہذیب ص ۲۴ تا ۳۵۔

Mehmood, Qasim, Islami Encyclopedia, Al-Faisal Nashran Wa Tajiran, Karachi 1992.Bab-E-islami Tahzeeb .p:24 Ta 35.

[9]۔ القرآن، سورۃ الحجرات: ۱۰۔

Al-Quran, Surhtu Al-Hujrat:10.

[10]۔ القرآن، سورۃ الذاریات: ۵۶۔

Al-Quran, Surhtu Alzariyat:56.

[11]۔القرآن،سورۃ البقرۃ:۲۰۱۔

Al-Quran, Surhtu Al-Baqara:201.

[12]۔القرآن،سورۃ المائدہ:۲۔

Al-Quran, Surhtu Al-Maida:2.

[13]۔القرآن،سورۂ آلِ عمران:۱۰۴۔

Al-Quran, Surhtu Aale Imran:104.

[14]۔القرآن،سورۂ یونس:۹۹۔

Al-Quran, Surhtu Younas:99.

[15]۔القرآن،سورۃ الانعام:۱۰۷۔

Al-Quran, Surhtu Al-Anaam:108.

[16]۔سورۃ المائدۃ:۹۲۔

Surhtu Al-Maida:92.

[17]۔القرآن،سورۃ الجاثیہ:۱۴۔

Al-Quran, Surhtu Al-Jasia:14.

[18]۔القرآن،سورۃ الانعام:۱۰۸۔

Al-Quran, Surhtu Al-Anaam:108.

[19]۔القرآن،سورۃ الممتحنۃ:۴۔

Al-Quran, Surhtu Al-Mumtahina:4.

[20]۔محمد یٰسین سروہی،اسلام امن وسلامتی کا درس دیتا ہے،مشتاق پبلیکیشنز اردو بازار لاہور،۲۰۰۸ء،ص ۱۰تا ۱۰۔

Muhammad Yaseen Sarohi, Islam Aman O Salamti Ka Dars Daita Hai, Mushtaq Publications Urdu Bazar, Lahore, 2008.p:10 Ta 10

[21]۔کلیات اقبال، نظم کا نام:۱۳، شفیق ناز، الحمراء پبلشنگ ہاوس اسلام آباد، ۲۰۰۴ء، ص ۳۷۵۔

Kuliyat-E-Iqbal, Nazam Ka Naam:13, Shafiq Naz, Alhamra Publishing House Islamabad,2004. p:375